www.KitaboSunnat.com

ان کو ووٹ دیتے ہیں جو مالی لحاظ سے با اثر ہو یا کوئی معروف گدی اور پیر و مرشد کا سوال ہو، باقی رہا یہ سوال کہ، ملک اور قوم کے مسائل کیا ہیں اور ان کے لیے کس قسم کے لوگ موزوں اور مناسب ہو سکتے ہیں؟ ان کو کچھ پتہ نہیں ہے اس لیے سردست حکومت کو عبوری طور پر از خود کچھ انتخابی شرائط مقرر کر دینا چاہئیں تاکہ لوگوں کی بھی تربیت ہو سکے اور ہماری معزز اسمبلیوں کو معزز ممبر بھی شایان شان مل سکیں۔ گو پیپلز پارٹی کا فائدہ اسی میں ہے کہ ایسے ہی گم سم ممبران کو ملیں جو ان کے سامنے دم بخود رہیں اور وہ کچھ نہ جانتے ہوں کہ کیا ہونا چاہیے، تاہم یہ ایک پارٹی کے مفاد کی بات ہے، لیکن قومی مفاد اور مستقبل کا تقاضا ہے کہ اس کی اسمبلیوں میں معزز ممبر دیدہ ور ہوں، مقلد ٹائپ کے، ''صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ'' والی بات نہ ہو ورنہ قوم کا نہ پہلے کچھ بنا ہے اور نہ آئندہ ہی بنے گا۔

یہ لو! مکان کا وعدہ بھی پورا ہو گیا

لائل پور میں اڑھائی ہزار افراد پر مشتمل ساڑھے چار سو غریب خاندانوں کی مقامی بستی غریب آباد کو امپرومنٹ ٹرسٹ اور میونسپل کمیٹی نے پولیس کی نگرانی و حفاظت میں بلڈوزر چلا کر مسمار کر دیا، اخبار لکھتا ہے کہ

بوڑھے، بچے، جوان، عورتیں اور مرد اپنے کچے گھروں کو مسمار ہوتا دیکھ کر چیخ و پکار کرتے رہے مگر انہیں گھروں سے سامان تک نکالنے کی مہلت نہ دی گئی اور آج صبح تمام مکینوں کو گھر سے باہر نکال کر بلڈوزر چلانا شروع کر دیا گیا۔ سنگدل عملہ نے دس گھنٹے مسلسل بلڈوزر چلا کر ہزاروں افراد کی ہنستی بستی آبادی کو کھنڈر میں بدل دیا۔ ہزاروں بچے، عورتیں اور مرد سڑک کے کنارے کھلے آسمان تلے مقامی انتظامیہ کی انسانیت سوزی کے خلاف نوحہ کناں ہیں۔

متاثرین نے یہ بھی شکایت کی ہے کہ بعض گھروں میں قرآن مجید کے نسخے تھے وہ بھی اٹھانے کی مہلت نہیں دی گئی اور انہیں بھی ملبے میں دبا کر شہید کر دیا گیا۔

یاد رہے کہ گذشتہ ۱۹۷۲ء کے ضمنی انتخاب کے موقع پر یہاں پر شیخوپورہ روڈ پر بھٹو نگر کے نام سے ایک بستی قائم ہوئی تھی جسے انتخابات کے بعد پیپلز پارٹی کی خدمت نے چند ہفتوں میں مسمار کر دیا تھا اب مزدوروں اور غریبوں کی یہ دوسری بستی ہے جسے مقامی انتظامیہ نے قانون و اخلاق کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مسمار کر دیا ہے (نوائے وقت ۱۲ جولائی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

اخلاص ہو تو بساط سے بڑھ کر وعدہ نہیں کیا جا سکتا، جب قوم کا استحصال منظور ہوتا ہے تو سبز باغ دکھا کر قوم کی مت مار دیتے ہیں، بعد میں جب 'وعدوں کا کھیل' پلٹ جاتا ہے تو چھڑائے نہیں بنتی۔ یہی شکل آج برسرِ اقتدار گروہ کو درپیش ہے۔

بات بات میں ان کا ہر کارکن یہی کہتا ہے کہ غریبوں اور مزدوروں کا استحصال نہیں کرنے دیا جائے گا لیکن جب عوام نے ان کو غور سے دیکھا تو 'تھوک کا استحصال' کرنے والی خود یہی پارٹی نکلی۔

روٹی کی بات چلی، تو عوام نے سوچا، حلوے مانڈے ملیں گے، جب وقت آیا تو 'نانِ جویں' بھی بصد مشکل ہاتھ آئی۔ کپڑے کا رونا رونے تو آواز آئی، فکر نہ کرو، بس ہم آگئے۔ لوگوں نے سمجھا کہ اب پوسکی پہننے کو اور لطیف بستر حاصل ہوں گے، جب بازار کا رخ کیا تو تن ڈھکنے کو کھدر کا کھدر بھی ہاتھ نہیں ملا آیا۔

مکان کی کسر رہ گئی تھی جن کو کوٹھیوں کے خواب دکھلائے گئے تھے اب ان کے جھونپڑوں پر بلڈوزر چلا کر ان کی یہ آخری حسرت بھی پوری کی جا رہی ہے۔

دنیا میں بڑے فراڈ سنے ہیں لیکن اپنے عوام اور قوم سے جو فراڈ ان لوگوں نے روا رکھا ہے، شاید و باید۔

امن کے ان داعیوں نے غنڈوں جیسے درندے شاید پال رکھے تھے کہ جو جہاں سے کراہنے کی آواز سنائی دیتی ہے بھوکے بھیڑیے کی طرح ان مجبوروں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

حکمرانوں سے کوئی جا کر کہے کہ،

کیا قوم نے اسی لیے آپ پر اعتماد کیا تھا۔ اتنے بڑے آدمی ہو کر کیا آپ لوگ بھی اپنی بے گناہ قوم سے جھوٹے وعدے کیا کرتے ہیں؟ اُف۔

باقی رہی قرآن حکیم کی بے حرمتی؟ سو ان سے کچھ بھی بعید نہیں۔ قرآن کی صحت، طباعت کے لیے تو مضر ہیں، لیکن یہ کہ قرآن ان سے صحیح بات بھی کہے؟ اسے اس کی وہ اجازت نہیں دے سکتے۔

دراصل قصور عوام کا ہے، فراڈ کرنے والے فراڈ کرتے ہی رہتے ہیں اگر کوئی دھوکا کھا جائے تو ان کی بے خبری ان کو نتائج بد سے کبھی بچا نہیں سکی۔

ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ